اس جہاں میں خدارسی کے لئے
سچ یہی ہے کہ خودرسی ہے بہت
وادئ مدح میں پڑے ہیں حضور
لگ رہا ہے کہ آج پی ہے بہت
چلئے چلئے رضاؑ کی چوکھٹ پر
علم و عرفاں کی تشنگی ہے بہت
ان کا احسان کل بھی تھا بے حد
ان کا احسان آج بھی ہے بہت
ہم کو جنت کی فکر کچھ بھی نہیں
ہم کو مولا تری گلی ہے بہت
بلبلِ گلشنِ مناقب ہوں
مجھ کو بس گلشنِ علیؑ ہے بہت
وقت کی قدر جان لو جو ندیؔ
چار دن کی یہ زندگی ہے بہت

مدحِ امامِ تقیؑ

امینِ عالمِ امکاں ہیں بس امام تقیؑ
امیرِ کشورِ ایماں ہیں بس امام تقیؑ
زمانہ آج ہے درد و الم کا مارا ہوا
سنو کہ درد کا درماں ہیں بس امام تقیؑ
ہیں مرسلینؑ کے وارث جہاں میں بعد رضاؑ
امام و فخر رسولاں ہیں بس امام تقیؑ
سجی ہے محفل میلاد ہادئ دوراں
دلوں میں آج تو مہماں ہیں بس امام تقیؑ
چلو چلو کہ امامِ رضاؑ ہیں شاد بہت
سمجھ لو ان کے دل و جاں ہیں بس امام تقیؑ
کھِلیں، ضرور کھِلیں آج غنچہ ہائے قلوب
بہارِ گلشن ایماں ہیں بس امام تقیؑ
وہ جنّ و انس ہوں یا ہوں ملک کہ خلق دِگر
سبھی کے واسطے سلطاں ہیں بس امام تقیؑ
سوالی آپ کے در کا نہ کیوں زمانہ ہو
جہاں میں مرجع انساں ہیں بس امام تقیؑ
تمھیں ہے خواہش آبِ حیات گر تو سنو!
امیر چشمۂ حیواں ہیں بس امام تقیؑ
کتابِ پاک کے عالم بھی ہیں معلّم بھی
یونہی محافظِ قرآں ہیں بس امام تقیؑ
ندیؔ بتا دو انھیں جو ہیں غاصبینِ حقوق
ہمارے مصدر احساں ہیں بس امام تقیؑ

مدحِ امام نقیؑ

زمانے کے سرور امامِ نقیؑ
مثیلِ پیمبرؐ امامِ نقیؑ
وہ دین خدا ہو کہ قرآن ہو
ہیں سب کے مقدر امام نقیؑ
وہ ہوں ابن شاذاں کہ عبدالعظیم
ہیں ایسوں کے سر پر امام نقیؑ
جہاں سے دیوانے بھی دانا بنیں
وہ ہیں بندہ پرور امام نقیؑ
بہت بندشیں تھیں مگر ذکر خیر
تمہارا تھا گھر گھر امام نقیؑ
زمانے میں ہاں کشتیٔ دین کی
تمہیں تو ہو لنگر امام نقیؑ
تمہارے قدم سے یہ کل سامرہ
ہے کتنا منور امام نقیؑ
نبیؐ علم کے شہر لاریب ہیں
ہو تم علم کے در امام نقیؑ
ڈرے جس سے ہیں مرحبانِ جہاں
وہ ہے ابن حیدرؑ امام نقیؑ
کوئی صحن عالم میں مولا مرے
نہیں تم سے بہتر امام نقیؑ
کوئی ان سا بن جائے ممکن نہیں
ہیں عصمت کے پیکر امام نقیؑ
تمہیں پا کے اللہ کو پا لیا
تمہیں چھوڑیں کیوں کر امام نقیؑ
ندیؔ چاہتی ہے تمہاری ثنا
لکھے زندگی بھر امام نقیؑ

منقبتِ عسکریؑ

رسائی دیدہ و دل کی امامِ عسکریؑ تک ہے
ہمارا رابطہ بس روشنی سے روشنی تک ہے
ولائے عسکری پر مرنے والے جی کے رہتے ہیں
اسی مر جانے پر قربان خود سے زندگی تک ہے
رہِ نعمات ہی مذہب مرا ہے سچ میں کہتی ہوں
تگ و دو اپنی اے مولا! تمہاری ہی گلی تک ہے
تواتر سے وہی ہیروں کی بوسہ گاہ بنتی ہے
رسائی جس جبیں کی اُس گلی کی کنکری تک ہے

وہی اللہ والا ہے وہی احمدؐ کو پیارا ہے
کہ جس کا سلسلہ یارو! درِ آلِ نبیؐ تک ہے
وہی افراد معلومات کی دنیا میں جیتے ہیں
کہ جن کی آمد وشد علم کی بارہ دری تک ہے
محبِّ عسکریؑ دعوے سے کہتی ہوں بہشتی ہے
وہی دعویٰ جو پہلے تھا وہی دعویٰ ابھی تک ہے
عطا خالق نے کی ہے طاقتِ ''کُن'' میرے مولا کو
عدو کی رفعتِ پرواز بس جادوگری تک ہے
دعا ہوتے ہی لو بغداد جل تھل ہوتا جاتا ہے
نظامِ ابتری سارے کا سارا اب تری تک ہے
جو کل بیکل تھے اب شاداب ہیں بارانِ رحمت سے
پہنچ ہر موج زندہ باد کی دریا دلی تک ہے
نَدَائے آلِ احمدؐ کو نِدائے آسمانی ہے
اثر مدحت کا تیری سن! دلِ ابنِ علیؑ تک ہے

تذکرۂ عسکریؑ

آ رہی ہے یہ صدا ماضی کے زندانوں سے
کیا تقابل ہو اماموں کا جہانبانوں سے
رکھ کے سر پائے امامت پہ درندوں نے کہا
دشمنِ آل نبیؐ پست ہیں حیوانوں سے

◆

پیروِ عسکریؑ بنو! کیسے ہو زندگی عبث
ان کی ولا اگر نہیں تب تو ہے واقعی عبث
مکر و حسد شعار ہیں کبر و ریا پسند ہیں
اِن صفتوں کی وجہ سے آج ہے مولوی عبث
الفتِ آلِ مصطفیٰؐ دولتِ دین و آخرت
اس کے بغیر ہو بھی تو ساری تونگری عبث
نام حسنؑ ہے آپ کا عسکریؑ آپ کا لقب
آپ امیر کائنات، آپ سے دشمنی عبث
قحط کی زد میں لوگ ہیں قحط کی زد میں دین ہے
دونوں جہاں میں کیوں کہیں آج ہے کھلبلی عبث
دستِ دعائے عسکریؑ بعد نماز کہہ اُٹھے
دین کو بے کلی عبث خشکی میں ابتری عبث
بج گیا ڈنکا دہر میں آل نبیؐ کے کام کا
اپنوں کی بھی نگاہ میں ہوگیا پادری عبث

سب نے زبان حال سے اتنی تو بات سن ہی لی
یہ ہیں برائے رہبری باقی کی رہبری عبث

در سے حسنؑ کے بٹتی ہیں دونوں جہاں کی دولتیں
در بدری کی زد میں ہے ہائے یہ آدمی عبث

جس میں نبیؐ وآلؑ کی مدح و ثنا ہوا ے ندیؔ
ہے وہی کام کی فقط باقی تو شاعری عبث

مدحت سلطان عصرؑ

ندیؔ الہندی

دیدہ و دل کی ہے خواہش کہ زیارت ہو جائے
زندگی موت بنے چاہے قیامت ہو جائے

اس لئے بھیجا ہے دریا سے عریضہ ان کو
تا کہ بہتے ہوئے آنسو کی وضاحت ہو جائے

✡

بسوئے کعبہ پیمبروں کی نگاہِ عصمت جمی ہوئی ہے
نظامِ عالم بدل رہا ہے خوشی کی آندھی اٹھی ہوئی ہے

تمام سیارگانِ عالم ترے اشارے پہ گھومتے ہیں
مکین خضرا جہاں میں تیری جوانی سورج بنی ہوئی ہے

مدح امام زماںؑ

ظلم کی بستی مٹانے آئیں گے
شمعِ حق پھر سے جلانے آئیں گے

وہ بہارِ عدل بن کر ایک دن
سب کو سب کا حق دلانے آئیں گے

✡

اپنے امام آئیں گے آج نہیں تو کل سہی
ظلم وستم مٹائیں گے آج نہیں تو کل سہی

حق کا علم اٹھائیں گے آج نہیں تو کل سہی
کفر کا سر جھکائیں گے آج نہیں تو کل سہی

تیغ بھی وہ چلائیں گے آج نہیں تو کل سہی
ظلم کا خوں بہائیں گے آج نہیں تو کل سہی

کعبہ میں مسکرائیں گے آج نہیں تو کل سہی
مکہ کو جگمگائیں گے آج نہیں تو کل سہی

آنکھیں تلک بچھائیں گے آج نہیں تو کل سہی
دل میں انہیں بسائیں گے آج نہیں تو کل سہی

قبضۂ اہلِ جور میں آج حجاز ہے تو ہو
سب کو وہی بھگائیں گے آج نہیں تو کل سہی
آج یہودیوں کا ہے ظلم بہت بڑھا ہوا
اس کو بھی وہ مٹائیں گے آج نہیں تو کل سہی
ظلمِ دہر آج ہے جس کو کہیں امیر کا
اس کو سزا سنائیں گے آج نہیں تو کل سہی
آج ہر ایک وقف ہے مالِ غنیمتِ جہاں
ان کو بھی وہ بچائیں گے آج نہیں تو کل سہی
کرب وبلا کا ایک دن بدلہ تو لیں گے وہ ضرور
آئیں گے وہ تو آئیں گے آج نہیں تو کل سہی
جامعہ غصب کر کے خوش کیوں ہیں ندیؔ جفا پرست
اس کو بھی وہ چھڑائیں گے آج نہیں تو کل سہی

ماہ خدائے جہاں

ندیؔ الہندی

مسرور مسلماں ہیں ماہِ رمضاں آیا
سب حق کے ثنا خواں ہیں ماہِ رمضاں آیا
سونا بھی عبادت ہے مہمانئ رازق میں
یہ رب ہی کے احساں ہیں ماہ رمضاں آیا

◆

ماہِ توبہ ماہِ بخشش ماہِ احساں ہے یہی
ماہِ دیں ماہِ شریعت ماہِ ایماں ہے یہی
ماہ طاعت ماہ شفقت ماہ مہماں ہے یہی
ماہ قاری ماہ قرأت ماہ قرآں ہے یہی
بحر عصیاں میں غریبوں کو سفینہ بن گیا
افضلیت یہ کہ خالق کا مہینہ بن گیا

قرآن پڑھنا چاہئے

ندیؔ الہندی

خالقِ موت و حیاتِ آدمی کا ہے کلام
جینے والے اِس لئے قرآن پڑھنا چاہئے
اِس لئے بھی کیوں کہ فی الواقع ہے دستورِ حیات
زندگی کے واسطے قرآن پڑھنا چاہئے

آدمی کی زندگی

ندیؔ الہندی

کاش ہر انسان جیتا روشنی کی زندگی   موت سے بدتر ہے کیونکہ تیرگی کی زندگی
جہل کیا ہے بس اندھیروں میں بھٹک جانے کا نام   علم سے سورج بنی ہے آدمی کی زندگی

ایکتا کے نام پر

ندیؔ الہندی

بربریت ہوتی ہے مہر و وفا کے نام پر   چھن گئی تہذیب تک عدل و عطا کے نام پر
ٹکڑے ٹکڑے ہو رہی ہیں متحد نسلیں تمام   تفرقہ معراج پر ہے ایکتا کے نام پر

درد و غم میں چارہ گر ہے کربلا

زندگی کی رہگذر ہے کربلا   خود بھی سرگرمِ سفر ہے کربلا
جس کو پڑھ کر زندگی بہتر بنے   وہ کتابِ معتبر ہے کربلا
آج بھی مظلومیت سے پوچھئے   کس قدر نزدیک تر ہے کربلا
سچ یہ ہے بیچارگانِ دہر کی   درد و غم میں چارہ گر ہے کربلا
ہے یہی تفصیل اب تک ذکر ہے   گرچہ بے حد مختصر ہے کربلا
ساری دنیا اس کے ہے زیر اثر   شاہؑ کے زیر اثر ہے کربلا
کل بھی معراجِ بشر تھی اے ندیؔ   اب بھی معراجِ بشر ہے کربلا

جہادِ سبط پیغمبرؐ جواب اپنا نہیں رکھتا

وہ کیا ہے جو کسی سے انتساب اپنا نہیں رکھتا   چمک کی چاہ ہے اور آفتاب اپنا نہیں رکھتا

برا ہو غیبت و بہتان کا انسان بیچارہ
عمل اچھے سے کر کے بھی ثواب اپنا نہیں رکھتا
چلا حُر سوئے سرورؑ اور عمل اس کا یہ کہتا تھا
وہ مردہ ہے سفر جو کامیاب اپنا نہیں رکھتا
کوئی چھ ماہ کا بچہ کوئی سو سال کا بوڑھا
جہادِ سبط پیغمبرؐ جواب اپنا نہیں رکھتا
ندی آجاتی ہے باب علم سے ہوکر پیمبرؐ تک
وہ ہے بدبخت جو اِس طرح باب اپنا نہیں رکھتا

عزاداریٔ شبیرؑ

ایماں کی ہے پہچان عزاداریٔ شبیرؑ
ہے خلق پہ احسان عزاداریٔ شبیرؑ
لمحوں میں بنا دیتی ہے بے ہوشوں کو باہوش
رکھتی ہے بہت جان عزاداریٔ شبیرؑ
دیتی ہے عزدار کو یہ دولت دارین
کیا خوب ہے سامان عزاداریٔ شبیرؑ
میں زندہ ہوں اس کے لئے، میں زندہ ہوں اس سے
ہے زیست کا سامان عزاداریٔ شبیرؑ
خود مٹ گئے اعدائے عزا، باقی عزا ہے
مٹ سکتی ہے نادان! عزاداریٔ شبیرؑ
شبیرؑ سے طوفانِ ستم ہار گیا ہے
ہے فتح کا اعلان عزاداریٔ شبیرؑ
خوش بخت کنیزؔ ہوں کہ مرے خانۂ دل میں
بچپن سے ہے مہمان عزاداریٔ شبیرؑ

تعزیہ داری

دلیل مہر و محبت ہے تعزیہ داری
وقار حق و صداقت ہے تعزیہ داری
ہے فرض اجرِ رسالت ہر اک مسلماں پر
جہاں میں اجرِ رسالت ہے تعزیہ داری
اگر ہے ظلم سے نفرت جہاں کو پھر بخدا
زمانے بھر کی ضرورت ہے تعزیہ داری
غمِ شہید میں روتے ہیں مرسلِ اعظم
مرے رسولؐ کی سنت ہے تعزیہ داری
ہجوم رنج و مصائب میں بھی برائے حیات
بشر کی ایک ضرورت ہے تعزیہ داری
مصیبتوں میں نہ روئے کوئی، کہاں ممکن
یہ جانو! داخلِ فطرت ہے تعزیہ داری

شہید ہوگئے انسانیت کی خاطر شاہ
شرافتِ بشریت ہے تعزیہ داری
بحکمِ آیۂ قربیٰ غمِ حسینؑ ہے فرض
رسولؐ پاک سے قربت ہے تعزیہ داری
علیؑ کے لال پہ رونے میں ہے بڑا ہی ثواب
علیؑ سے سچی عقیدت ہے تعزیہ داری
ندیؔ حیات ہی وقف عزائے سرورؑ ہے
ہماری خوبیٔ قسمت ہے تعزیہ داری

خواتینِ کربلا

اسلام کا وقار خواتینِ کربلا
شبیریت شعار خواتینِ کربلا
آئی ہیں کربلا میں بصد ہوش وانبساط
سرورؑ کی جاں نثار خواتینِ کربلا
مقتل میں بھیج دیتی ہیں مرنے کے واسطے
اولادِ ذی وقار خواتینِ کربلا
لاشوں پہ رو بھی لیتی ہیں با ناز و افتخار
خوش فکر و پُر وقار خواتینِ کربلا
دیتی ہیں خُطبے حق کی حمایت کے واسطے
با طول و اختصار خواتینِ کربلا
اربابِ ظلم کے لئے رونا محال ہو
کرتی ہیں ایسے وار خواتینِ کربلا
ہے مطمئن شریعتِ احمدؐ اسی لئے
ہیں اس کی ذمّہ دار خواتینِ کربلا
سب کچھ لٹا رہی ہیں رہِ حق میں، جان کر
کیا ہے مآلِ کار خواتینِ کربلا
جاتی ہیں شام اوڑھے ہوئے وا مصیبتا
بس چادرِ غبار خواتینِ کربلا
بے شک ندیؔ! ہیں جرأت وایثار میں سبھی
عالم میں شاہکار خواتینِ کربلا

ہاتھ تلوار تک آ پہنچا ہے

ندیؔ الہندی

تھرتھراتے ہوئے کہتے ہیں عدو
دیکھئے خوف سے سناٹا ہے
سنتے ہیں ضیغمِ شبیرؑ کا اب
ہاتھ تلوار تک آ پہنچا ہے

اک سلام

خوبتر ہے نام مولا آپ کا کام ہے ہر ایک اچھا آپ کا
اک زمانہ کہہ رہا ہے جس کو حُر وہ بھی ہے ادنیٰ سا بندا آپ کا
سجدہ ہائے دہر کرتے ہیں طواف جس کا اب تک، ہے وہ سجدا آپ کا
خون کے پیاسے تھے کل اہل جفا بچہ بچہ جب تھا پیاسا آپ کا
آپ ہی سے سیر پیاسے کل ہوئے اب بھی ہے رحمت کا دریا آپ کا
دشمنوں کا نہر پر قبضہ تھا کل آج عالم پر ہے قبضا آپ کا
پانی پانی عطر جس کے ذکر پر ہو، وہی تو ہے پسینا آپ کا
تیرگی اب شام کی باقی نہیں ہے زمانے میں اجالا آپ کا
بول سے بالا رکھا اسلام کو اس لئے ہے بول بالا آپ کا
چلنے والوں کو پریشانی ہو کیوں صاف ہے ستھرا ہے رستا آپ کا
سب کو کوثر تک تو پہنچائیں گے ہم کہہ رہا ہے یہ سفینا آپ کا
بات مکے اور مدینے کی نہیں عالم ہستی ہے سارا آپ کا
وہ تو مر کر بھی نہیں مرتا کبھی جس نے اپنایا وطیرا آپ کا
بندگانِ زر سے ڈرتی ہی نہیں ہے ندیؔ کو بس سہارا آپ کا

رباعی

ندیؔ الہندی

دنیا میں سعیدِ ازلی بن جاؤ غمخوارِ ولی ابنِ ولی بن جاؤ
شبیرؑ کے مقصد کی حفاظت کرکے انصارِ حسینؑ ابنِ علیؑ بن جاؤ

سبھی بہشتِ بریں کے مسافروں کو سلام

سلام کربلا والوں کی رفعتوں کو سلام
سلام شاہِ شہیداں کے دوستوں کو سلام
جُڑے ہیں دامن عصمت سے شاہؑ کے اصحاب
زُہیر وابن مظاہر کی قربتوں کو سلام
ہزار بار بھی قربان ہوں تو غم ہی نہیں
انھیں عظیم مقدّس عقیدتوں کو سلام
قبورِ قاسمؑ و عباسؑ پر ہمیشہ درود
ہمیشہ اکبرؑ و اصغرؑ کے مرقدوں کو سلام
علیؑ کے لال پہ ٹوٹے مصیبتوں کے پہاڑ
بغیر پانی جو سوکھے تھے اُن لبوں کو سلام
نثار، عفتِ آلِ نبیؐ کے ہوں سو بار
سلام اسیروں کی پاکیزہ چادروں کو سلام
جو نام سنتے ہی شبیرؑ کا مچلتے ہیں
دلوں کا ایسے ہی جیتے ہوئے دلوں کو سلام
ہیں خوش نصیب جو کرب و بلا کے زائر ہیں
سبھی بہشتِ بریں کے مسافروں کو سلام
رہِ حسینؑ پہ چلتی رہوں گی حشر تلک
کنیزؔ زینبِ کبریٰ کی کوششوں کو سلام

سلام ؎

دل کو غم حسین کا خوگر بنا دیا
کمزور دل کو اپنے قوی تر بنا دیا
بندی کو لطفِ شہؑ نے سخنور بنا دیا
قطرے کو بحر، نقطے کو دفتر بنا دیا
یہ ماتم حسینؑ کا احسان دیکھئے
ویران گھر تھا خلد سے بہتر بنا دیا
سرورؑ نے حُر کے اشکِ ندامت کو پونچھ کر
قطرے کو اک نظر میں سمندر بنا دیا
دیکھو لطافتیں نگہِ لطف یار کی
کانٹے کو مسکرا کے گل تر بنا دیا
کٹ کر بھی سر تلاوت آیات ہی کرے
نیزے تلک کو شاہ نے منبر بنا دیا
بہتر حیات، موت سے ہے پر حسینؑ نے
لو زندگی سے موت کو بہتر بنا دیا
حبِّ علیؑ نے کتنی چمک دی ہے قلب کو
ذرہ کو آفتاب کا ہمسر بنا دیا

فطرت پہ حملہ کرنے بڑھے جب بھی سنگدل
اشکوں کا میں نے جلد ہی لشکر بنا دیا
سمجھو عزائے شاہؑ میں رونے کی عظمتیں
قدرت نے اشک بنتے ہی گوہر بنا دیا
تبلیغ ہو رہی ہے دیار یزید میں
وحدت نے قیدیوں کو پیمبر بنا دیا
لکھنا ہے مرثیہ تجھے پیاسوں کا اے ندیؔ
اچھا کیا کہ آنکھوں کو ساغر بنا دیا

نوحۂ بازوئے شاہؑ

شبیرؑ کیوں نہ روئیں علمدارؑ مر گیا
تھا جو برادرِ شہِ ابرار مر گیا
خیموں میں آج شاہ کے کہرام ہے بپا
لگتا ہے جیسے سب کا مددگار مر گیا
ہاتھوں کو ہاتھ میں لئے کہتے ہیں شاہ دیں
ہے ہے ہمارا جعفرؑ طیّار مر گیا
زینب تڑپ رہی ہیں علم دیکھ دیکھ کر
تھا ہو بہو جو حیدرؑ کرار مر گیا
کس کے سہارے سیدِ والا جئیں گے اب
بھائی پہ تھا جو مرنے کو تیار مر گیا
کلثومؑ کیوں نہ کھائیں پچھاڑیں علم کے پاس
بہنوں کا ہائے مونس و غمخوار مر گیا
کھوتی ہے جان کہہ کے سکینہؑ بہ اشک و آہ
بابا کی طرح کرتا تھا جو پیار مر گیا
لاشِ جریؑ پہ روئے ندیؔ شاہ دیں بہت
کہہ کہہ کے ہائے میرا علمدارؑ مرگیا

غمِ اکبرؑ

ماں سے رخصت کو آتے ہیں اکبرؑ
آج سب کو رلاتے ہیں اکبرؑ
آئے شبیرؑ کے حضور میں جب
اذنِ میدان پاتے ہیں اکبرؑ
در خیمہ سے دیکھتے ہیں حسینؑ
کس قدر زخم کھاتے ہیں اکبرؑ
کھا کے نوکِ سناں کلیجے پر
دینِ حق کو بچاتے ہیں اکبرؑ
حفظِ اسلام کے لئے مر کر
ہم کو جینا سکھاتے ہیں اکبرؑ

دینِ اسلام کی حقیقت کو   ذہن و دل میں بٹھاتے ہیں اکبرؑ
عمر کے آخری مراحل تک   راہِ جنت دکھاتے ہیں اکبرؑ
حوصلے، عزم اور شجاعت کے   کیسے جوہر دکھاتے ہیں اکبرؑ
خدمتِ فاطمہؑ وحیدرؑ میں   سُرخُرو ہو کے جاتے ہیں اکبرؑ
روزِ محشر کا خوف کیوں ہے کنیزؔ   تیری بخشش کو آتے ہیں اکبرؑ

نوحۂ بے شیرؑ

روتے ہیں شبیرؑ اصغرؑ مرگئے   دل میں ہے اک تیر اصغرؑ مر گئے
میتِ اصغرؑ پہ کہتی ہے ربابؑ   میری کیا تقدیر اصغرؑ مر گئے
بے زباں اور ایسا انداز کلام   کرکے کیا تقریر اصغرؑ مر گئے
شاہؑ ہیں مظلوم، ظالم ہے یزید   کرکے یہ تشہیر اصغرؑ مر گئے
کیا ہوا بے آب سب تھے یہ بھی تھے   ہے غضب بے شیر اصغرؑ مر گئے
کون سمجھائے سکینہؑ کو ندیؔ   روتی ہے ہمشیر اصغرؑ مر گئے

دیں کی کشتی بچارہے ہیں حسینؑ

گھر سے مقتل کو جا رہے ہیں حسینؑ   راہِ جنت بتا رہے ہیں حسینؑ
ڈوب کے اپنے خوں کے دریا میں   دیں کی کشتی بچا رہے ہیں حسینؑ
دین اسلام کی بقا کے لئے   اپنی دولت لٹا رہے ہیں حسینؑ
حق سے محروم بے نواؤں کی   سوئی قسمت جگا رہے ہیں حسینؑ
باغ احمدؐ کی تازگی کے لئے   خوں میں اپنے نہا رہے ہیں حسینؑ
آئے ہیں اذنِ جنگ کو اکبرؑ   خوں کے آنسو بہا رہے ہیں حسینؑ

یہ قیامت کا وقت ہے یا رب
لاشِ اکبرؑ اٹھا رہے ہیں حسینؑ
ہے اندھیرا جہان میں ہر سو
ٹھوکریں بَن میں کھا رہے ہیں حسینؑ
اپنے اطفال کے سہارے سے
لاش خیمے میں لا رہے ہیں حسینؑ
غش پہ غش بیبیوں کو آتے ہیں
اور آنسو بہا رہے ہیں حسینؑ
آخری فدیہ ہیں علی اصغرؑ
لے کے میداں میں جا رہے ہیں حسینؑ
ظلم سے حُرملہ کے قتل ہوئے
قبرِ اصغرؑ بنا رہے ہیں حسینؑ
قتل جب ہو گئے سبھی انصارؑ
تنہا مقتل میں آ رہے ہیں حسینؑ
نرغۂ اہل ظلم و جور میں ہائے
زخم پر زخم کھا رہے ہیں حسینؑ
اپنے نانا سے جو کیا تھا کنیزؔ
وہی وعدہ نبھا رہے ہیں حسینؑ

نوحۂ شام غریباں

بے گور ہے سرورؑ کا لاشہ مقتل میں زینبؑ روتی ہے
ہے آج بلا کا سنّاٹا مقتل میں زینبؑ روتی ہے
عباسؑ نہیں اکبرؑ بھی نہیں قاسمؑ بھی سدھارے خلد بریں
اب کون حرم کا ہے اپنا مقتل میں زینبؑ روتی ہے
پامال ہوا لاشہ شہہؑ کا بے گور و کفن اب تک ہے پڑا
سنتا نہیں کوئی بھی بپتا مقتل میں زینبؑ روتی ہے
جل کر ہوئے خیمے خاکستر اب جائے کہاں بنت حیدرؑ
دکھ کوئی نہیں سننے والا مقتل میں زینبؑ روتی ہے
ہر ایک کو کر کے یاد وہ اب ہر ایک کا ماتم کرتی ہے
ہر ایک کو دے دے کر کے صدا مقتل میں زینبؑ روتی ہے
بچوں کو سلا کر خاک پہ بس اب سب کی حفاظت کرتی ہے
پھر پھر کے طلا یا بچوں کا مقتل میں زینبؑ روتی ہے
محروم ہیں قبروں سے کشتے پر سونے رہیں کیوں کر لاشے
ہاں کوئی تو ہو رونے والا مقتل میں زینبؑ روتی ہے
پانی پہ یہی تو ہے دھبّا بھائی مرا پیاسا مارا گیا
پڑھ پڑھ کے مسلسل یہ نوحہ مقتل میں زینبؑ روتی ہے
تاریک ندیؔ ہے کُل دنیا بے آس ہے جب بنت زہراؑ
ہے شام غریباں اور تنہا مقتل میں زینبؑ روتی ہے

جنّۃ البقیع

(از کنیزؔ)

رکھتی تھی رونقیں ہی کبھی جنت البقیع
اُجڑی ہوئی ہے آج وہی جنت البقیع
سنسان قبر فاطمہؑ بنت رسولؐ ہے
جور وستم کے نرغے میں اب تک بتولؑ ہے
عالم ہے ہوٗ کا مرقدِ ابنِ بتولؑ پر
بعد وفات ظلم یہ سبطِ رسولؐ پر
قبر علیؑ و باقرؑ و صادقؑ کا انہدام
جسمِ نبیؐ پہ سمجھو چلائے گئے سہام
اہل ولا کی قبروں کا ملتا نہیں پتا
ہے ہے غضب یہ ہشتم شوّال کو ہوا
رحمت خدا کی آل رسولؐ ودود پر
لعنت خدائے پاک کی آل سعود پر
جنت مٹانے والے تو جنت نہ پائیں گے
ان کا صلہ یہی ہے جہنم میں جائیں گے

تاریخ طبع گلکدہ

گلکدہ ہے یہ مناقب کا ندیؔ الھندی کہ بس
دیکھئے عرفان کامل اور وقار معرفت
عیسوی میں مصرعِ تاریخ پڑھیۓ صاف صاف
گلشنِ اشعار زیبا ہے بہار معرفت

۵ ۰ ۰ ۲ ء

تاریخ ولادت مجدیؔ نقوی

اعنی فریسہ فاطمہ

شکر کردم بر عطائے خالقم
شاد ہستم، خوش حواس آمد بہ دہر
در مسیحی، خوان! این مصرع ندیؔ
دخترِ وحدت اساس آمد بہ دہر

۶ ۰ ۰ ۲ ء

در بستم ماہ مئی

نوٹ: اس تاریخ میں آمد میں الف کے ایک اور مد کے ایک عدد لئے گئے ہیں اس طرح ''آ'' کے دو عدد ہوئے

تاریخِ کلامِ زائرہؔ

فکرِ تاریخ اشاعت جب ہوئی
تب ندیؔ نے لکھ دیا بے اختیار
سبطِ پیغمبرؑ کے غم کا ہے یہ حال
نوحہ جات مرضیہ ہیں زار زار
۹ ۰ ۰ ۲ ء

تاریخِ ذکرِ احسنؔ

فکر و نظر کا اور ہے یہ فن کا تذکرہ
بلبل کا گل کا اور ہے گلشن کا تذکرہ
ازہار کی طرح سے ہیں اوراق میں گہر
یا جوہروں کا ذکر ہے، مخزن کا تذکرہ
جس پر لکھا، وہ قیمتی۔ لکھا جو، قیمتی
ہر ایک رخ سے جانئے ہے دھن کا تذکرہ
پہلے کے تینوں شعر ہیں تمہید کی طرح
تاکہ میں نظم کر سکوں اک سن کا تذکرہ
لکھو ندیؔ مسیحی میں تاریخ اس طرح
شہرہ ہوا جو اب چھپا احسنؔ کا تذکرہ
۰ ۱ ۰ ۲ ء

’’تاثیرعزا‘‘ کی تاریخ

ہے یہ اذکار و کلامِ شاعرات
زائرہؔ نے یہ کیا کارِ جلی
آج تک ایسی نہ آئی اک کتاب
اوّلیت اس کو حاصل ہوگئی
اے ندیؔ تاریخ لکھ دو اس طرح
چھپ گئی اب تو کتاب قیمتی
۲ ۳ ۴ ۱ ھ

جواب غزل ہے یہ میری غزل

میں تیری ہوں ہر لمحہ مرا تیرے لئے ہے
جو کچھ بھی ہے اپنا بخدا تیرے لئے ہے

پیماں شکنی سے مجھے حد درجہ ہے نفرت
تا زیست مرا عہدِ وفا تیرے لئے ہے
جس رستے پہ سرگرمِ سفر ہوگئی ہستی
سچ میں وہ رہ و رسم وفا تیرے لئے ہے
کچھ عرصے سے رہتی ہوں ترے خانۂ دل میں
کس درجہ یہ آسان پتہ تیرے لئے ہے
اپنے کو بھلا بیٹھی ہوں اوقاتِ دعا میں
ہر وقت مرا دستِ دعا تیرے لئے ہے
الفت کی عدالت سے یہ ہے فیصلۂ دل
جتنا بھی ہے یہ جنس وفا تیرے لئے ہے
کیوں آتے ہیں ہر روز رسالے پہ رسالے
جب طے ہے یہ قیدیٔ وِلا تیرے لئے ہے
گوش دل بیتاب سے سن دل کی صدا کو
پھر آج ندیؔ نغمہ سرا تیرے لئے ہے

خطِ منظوم کے جواب میں خط

ہمسرِ ذی حشم سلام علیک
محرمِ محترم سلام علیک
خطِ منظوم مل گیا مجھ کو
سارا مفہوم مل گیا مجھ کو
جب سے ایران ہم سب آئے ہیں
آپ ہر روز یاد آتے ہیں
بیٹی ہر وقت یاد کرتی ہے
دم وہ بس آپ ہی کا بھرتی ہے
ہند چلئے یہی وظیفہ ہے
آپ کا ہر گھڑی قصیدہ ہے
ہاں مگر خوش بھی کافی رہتی ہے
گھومنے کو بہت ہی کہتی ہے
کیوں نہ خوش ہو یہاں کے جینے میں
خوب گھومی ہے دو مہینے میں
یعنی بس بعد اک مہینے کے
قم سے ہم سب چلے کرج کے لئے
اور وہاں چار دن قیام کیا
میزبانوں نے اہتمام کیا
اپنے ہاتھوں سے خود فریسہ نے
باغ سے میوے توڑ کر کھائے
پارک میں کھیلنا وہ صبح و شام
اور درختوں کے سائے میں آرام

دیدۂ و دل تو بیٹی کے خوش تھے   اہلِ خانہ امیری کے خوش تھے
بعد ازاں ہم چلے ہیں مشہد کو   یعنی مولا رضاؑ کے مرقد کو
یہ ہیں خوش بختیاں بصارت کی   چشمِ حق بیں نے پھر زیارت کی
مشکلیں جانے کس کی راہ میں ہیں   ہم تو آقاؑ کی بارگاہ میں ہیں
با نصیب اپنی با ادب بیٹی   زائرہ ہو گئی ہے اب بیٹی
روزِ عرفہ کو ادعیہ خوانی   روضۂ شاہؑ پر تو تھی جاری
ناگہاں دیکھا میری بیٹی کا   جسم سارے کا سارا جلنے لگا
تپ سے جب وہ نڈھال ہونے لگی   میں بھی پھر پُرملال ہونے لگی
ایسے میں اس نے یہ کہا خود تب   میں دعا کرتی ہوں امامؑ سے اب
دیکھنا اُمّی! کیسا کردیں گے   مولاؑ خود مجھ کو اچھا کردیں گے
ابھی کچھ لمحے بھی نہ گزرے تھے   بیٹی آزاد ہوگئی تپ سے
تذکرہ کیا ہو ایک رحمت کا   سلسلہ ان کی ہے عنایت کا
تین دن بعد واں سے چل ہی پڑے   اور تہران شہر آ پہنچے
خوشنما خوش مآل ہے یہ شہر   آپ اپنی مثال ہے یہ شہر
قبرِ عبد کریم تک بھی گئے   شاہ عبدالعظیمؒ تک بھی گئے
فاتحہ خوانی کو مری دختر   آگئی مرقد خمینیؒ پر
رافت و مرحمت کا مرکز ہے   ایک روحانیت کا مرکز ہے
یوں ہی جاری تھا سلسلہ اپنا   اک سفر نیشاپور کا بھی ہوا
نقش پائے رضاؑ کو بھی دیکھا   خضرِ منزل ہے بہرِ اہلِ ولا

مسجدِ جمکران دیکھ آئے   فرش پر آسمان دیکھ آئے
جیسے نورانیت کے پہرے ہیں   صرف روحانیت کے پہرے ہیں
چترِ رحمت کے سر پہ تھے سائے   آخرِ کار قُم کو پھر آئے
گھر میں تنظیم کے قیام ہے اب   ناشتہ ہے کبھی طعام ہے اب
گرچہ گُل چین ہے فریسہ کو   یاد کرتی ہے پھر بھی بابا کو
بی بی معصومہ کے بھی مرقد پر   روز جاتی ہے اپنی یہ دختر
اخ و خواہر کے واسطے سے سدا   مانگتی ہے خدا سے صبح و مسا
جامعے جتنے ہیں وہ دیکھ آئی   اور بنت الہدیٰ تلک بھی گئی
یعنی وہ علمی راہ دیکھ آئی   ماں کی تعلیم گاہ دیکھ آئی
بیٹی کا کیجئے سلام قبول   آگے لکھنا ندیؔ کا ہوگا فضول

قطعۂ تاریخ است ازقلمِ شاعرہ

این بیاض از نورہا معمور شد
صفحۂ ہر منقبت چوں طور شد
گو! ندیؔ در عیسوی از اہل دل
بیں! کتابے شمع رو منشور شد

۱ ۱ ۰ ۲ ء

مطبوعات نور ہدایت فاؤنڈیشن

امامباڑہ غفران مآبؒ، مولانا کلب حسین روڈ، چوک، لکھنؤ۔ ۳
فون: 0522-4062731 – 0522-2252230
موبائل: 09335996808 – 09335276180
e-mail: noorehidayat@yahoo.com — noorehidayat@gmail.com
website: www.noorehidayatfoundation.com

–۱ امام زین العابدین کی زندگی — ولی امر مسلمین آیۃ اللہ سید علی خامنہ ای مدظلہ العالی (۲۵؍ستمبر ۲۰۰۳ء)	40/-
–۲ تصور مہدی — آیۃ اللہ شہید سید باقر الصدر علیہ الرحمہ (۳۰؍ستمبر ۲۰۰۳ء)	25/-
–۳ نشان راہ (ہندی□ خطیب انقلاب مولانا سید حسن ظفر نقوی، کراچی، پاکستان (جون ۲۰۰۵ء)	45/-
–۴ گلکدۂ مناقب□ مجموعہ کلام فاخرؔ، ذاخرؔ، فاطرؔ، کاملؔ (جولائی ۲۰۰۵ء)	
–۵ علمدار کربلا (ہندی□ صحافی شکیل حسن شمسی (اگست ۲۰۰۵ء)	40/-
–۶ ہندوستان میں شیعیت کی تاریخ — علامہ سید محمد باقر شمسؔ (نومبر ۲۰۰۶ء)	30/-
–۷ انسان اعظم□ آیۃ اللہ سید احمد نقوی (دسمبر ۲۰۰۶ء)	100/-
–۱۸ میر مختار□ خطیب انقلاب مولانا سید حسن ظفر نقوی، کراچی، پاکستان (جنوری ۲۰۰۷ء)	120/-
–۹ شیعہ۔سنی سمجھو□ ادارۂ نور ہدایت فاؤنڈیشن (جون ۲۰۰۷ء)	5/-
–۱۰ محکم آیات□ ڈاکٹر رضا حسین رمزؔ، لکھنؤ (نومبر ۲۰۰۷ء)	30/-
–۱۱ صحیفۃ الساجدین□ مرتبۂ پرنس سرتاج مرزا صاحب (فروری ۲۰۰۸ء)	
–۱۲ صہیونی دہشت گردی — صحافی شکیل حسن شمسی (۲۶ ستمبر ۲۰۰۸ء)	50/-
–۱۳ اسرائیل کا آتنک واد (ہندی) — صحافی شکیل حسن شمسی (۲۶ ستمبر ۲۰۰۸ء)	50/-
–۱۴ امام حسینؑ کا سندیش مانوتا کے نام (ہندی) آیۃ اللہ العظمیٰ سید العلماء سید علی نقوی نقوی — (۱۰؍جنوری ۲۰۰۹ء)	
–۱۵ اسلامی عقیدے (ہندی□ آیۃ اللہ سید مجتبیٰ موسوی لاری مدظلہ العالی (۲۶ جنوری ۲۰۰۹ء)	150/-
–۱۶ کلام زائرہؔ□ مجموعۂ کلام مرضیہ شمسی زائرہؔ (جنوری ۲۰۰۹ء)	

—۱۷ آسرا□ مجموعۂ کلام تنویر نقوی تنویرؔ نگروری (۱۰؍مئی ۲۰۰۹ء)	125/-
—۱۸ دُرِ نایاب□ یاور حسین رضوی یاورؔ بہرائچی (۱۶؍ستمبر ۲۰۰۹ء)	10/-
—۱۹ صراط سکون□ ڈاکٹر رضا حسین رمزؔ لکھنؤ (ستمبر ۲۰۰۹ء)	150/-
—۲۰ دعائے کمیل — ترجمہ مولانا شیخ محسن علی نجفی (اکتوبر ۲۰۰۹ء)	
—۲۱ انوار معصومین — ڈاکٹر نور النساء صاحبہ (نومبر ۲۰۰۹ء)	325/-
—۲۲ نور نعمت — ڈاکٹر نور النساء صاحبہ (جنوری ۲۰۱۰ء)	100/-
—۲۳ تاثیر عزا — محترمہ مرضیہ شمسی زائرہؔ صاحبہ (جنوری ۲۰۱۱ء)	10/-
—۲۴ کونین کی دولت□ بنت زہرا نقوی ندیؔ الہندی و تنظیم زہرا نقوی کنیزؔ اکبرپوری (اپریل ۲۰۱۱ء)	20/-

تذکرے

—۱ تذکرۂ علماء وفقہاء خاندان اجتہاد حصہ اول مطبوعہ اکتوبر ۲۰۰۲ء مطابق ۱۴۲۳ھ	30/-
—۲ تذکرۂ علماء وفقہاء خاندان اجتہاد حصہ دوم مطبوعہ فروری ۲۰۰۳ء مطابق محرم ۱۴۲۴ھ	30/-
—۳ تذکرۂ علماء وفقہاء خاندان اجتہاد حصہ سوم مطبوعہ دسمبر ۲۰۰۴ء مطابق شوال ۱۴۲۵ھ	30/-
—۴ تذکرۂ علماء وفقہاء خاندان اجتہاد حصہ چہارم مطبوعہ دسمبر ۲۰۰۵ء مطابق ذی قعدہ ۱۴۲۶ھ	30/-
—۵ تذکرۂ علماء وفقہاء خاندان اجتہاد حصہ پنجم مطبوعہ دسمبر ۲۰۰۶ء مطابق ذی قعدہ ۱۴۲۷ھ	30/-
—۶ تذکرۂ علماء وفقہاء خاندان اجتہاد حصہ ششم مطبوعہ نومبر ۲۰۰۷ء مطابق ذی قعدہ ۱۴۲۸ھ	30/-
—۷ تذکرۂ علماء وفقہاء خاندان اجتہاد حصہ ہفتم مطبوعہ اکتوبر ۲۰۰۸ء مطابق شوال ۱۴۲۹ھ	30/-
—۸ تذکرۂ علماء وفقہاء خاندان اجتہاد حصہ ہشتم مطبوعہ اکتوبر ۲۰۰۹ء مطابق شوال ۱۴۳۰ھ	30/-
—۹ تذکرۂ علماء وفقہاء خاندان اجتہاد حصہ نہم مطبوعہ نومبر ۲۰۱۰ء مطابق ذی الحجہ ۱۴۳۱ھ	30/-

نوٹ: اپریل ۲۰۱۱ء تک ۷۵ شمارے ماہنامہ ''شعاع عمل'' (ہندی-اردو) کے شائع ہو چکے ہیں

ماہنامہ ''شعاع عمل'' (ہندی و اردو)

زیر سرپرستی

قائد ملت حجۃ الاسلام والمسلمین مولانا سید **کلب جوادِ نقوی** صاحب قبلہ

زیر ادارت: سید مصطفی حسین نقوی اسیف جائسی

محرم الحرام ۱۴۲۵ھ سے جاری ہے۔

زر سالانہ -/200

شائقین کرام ادارہ سے رابطہ قائم کریں

نور ہدایت فاؤنڈیشن، امام باڑہ غفران مآبؒ، مولانا کلب حسین روڈ، چوک، لکھنؤ۔ ۳
فون: 0522-4062731 / 0522-2252230 موبائل: 09335276180
e-mail: noorehidayat@gmail.com
noorehidayat@yahoo.com
website: www.noorehidayatfoundation.com

ہفتہ وار ''واعظ'' لکھنؤ

کے جلد ہی ممبر بنیں

قائد ملت مولانا سید کلب جواد نقوی صاحب کی سرپرستی اور اسیف جائسی کی ادارت میں قومی ومذہبی اخبار ''واعظ'' جلد ہی وسیع پیمانے پر شائع ہونے جا رہا ہے انشاء اللہ آئندہ یہ ہفت روزہ ''ہندوستانی شیعہ انسائیکلوپیڈیا'' کی اہم دستاویز کا کام کرے گا۔ مومنین سے گزارش ہے کہ 150/ روپئے منی آرڈر کے ذریعہ جلد ہی روانہ کر کے ممبر بنیں۔

نور ہدایت فاؤنڈیشن

امامباڑہ غفران مآبؒ، مولانا کلب حسین روڈ، چوک لکھنؤ۔ ۳